

	ہوشیار عزاداران حسین کربل میں قیامۃ ائی ہے عاشورہ سبط طہ نے سجدے میں شہادۃ پائی ہے
ایک بار نگاہیں سوئے نجف ایک بار مدینہ پھرتی ہے بیٹے کی مدد پر تم او لچا رہے اور تنہائی ہے	
	تن خون سے ترھے گھائل ہے اور زخم جگر کا کیا کہنا اصغر کی قبر ہے ایک جانب اکبر نے بھی بر چھی کھائی ہے
کہتے ہو جسے تم پیغمبر یہ اُنکا نواسا پیاسا ہے اے بد اُمۃ کچھ شرم کرو خود نہر او دھر شرمائی ہے	
	بیتھے ہے اکیلے مریتی پر گھیرا ہے یزیدی لشکر نے عباس کہانہ ہو اجاؤ سرور نے خبر بھجوائی ہے
تلوار سے کوئی کوئی نیزے سے کوئی تیر سے حملہ کرتا ہے ایک دشمن نے پتھر مارا سد اہ نہ میں تھرائی ہے	
	کہتے شہ دیں یاد رکھو محشر میں ہم ایسے آئینگے ماٹھے پے زخم اس پتھر کا داڑھی خون سے رنگائی ہے
یہ شمر ہیں زینب چیخ اُٹھی یہ زنج کسے کرتا ہے بھلا خنجر کے تحت کوئی اور نہیں دکھیا تیرا اپنا بھائی ہے	
	عاشور کا سورج نکلا جب اباد تھا گھر مانہ زہراء کا مغرب ہے اٹھارہ لاشیں ہیں کیسی شب محشرائی ہے
مردانہ نہیں شبیر نہیں سیدانیون کا اب کیا ہوگا چادر دو دو اوڑھی ہے مگر فتنہ کی گھنا جو چھائی ہے	
	تاحشر ہے صحتہ میں رہے ، محفوظ سدا رہ قطب ہدی نوحہ کر یہ عرضی بضعتہ دربار خدا میں لائی ہے